دار الافتاء
جامعة العلوم الاسلامية
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

باسمہ تعالیٰ

محترم جناب مفتی صاحب جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

1. کیا مجربات میں صرف ادعیہ واذکار ہی شامل کیے جائیں گے یا نماز وغیرہ بھی مجربات کے قبیل سے ہو سکتی ہے جیسے نمازِ وتر میں سورۃ قدر وکافرون واخلاص واسطے مرض بواسیر کے مجرب بتلاتے ہیں اور دانتوں کی پائیداری کے واسطے وتروں میں سورۃ نصر ولھب واخلاص کا پڑھنا مجرب بتلاتے ہیں تو اگر کوئی شخص وتر میں مندرجہ بالا سورتیں بطور مجربات پڑھ لیں تو کیا یہ جائز ہے کہ نہیں؟ اور اگر اس شخص کا خاص مقصد ہی ان سورتوں کے پڑھنے سے اپنا علاج ہی ہو تو کیا اسکو نماز وتر کا ثواب ملے گا یا نہیں؟ اسی طرح بعض وظائف میں کہتے ہیں کہ مثلا چاشت کے نماز میں یا دوسری نفل نماز میں یہ یہ سورتیں پڑھو تو رزق فراغ ہو جائے گا وغیرہ تو یہاں بھی یہی سوال ہے کہ آیا نفل نماز میں ایسے مجربات کا استعمال جائز ہے کہ نہیں؟ اور اسکو اس نماز کا ثواب ملے گا کہ نہیں اگر اس شخص کا خاص مقصد یہی دنیوی مقصد ہی ہو؟
(امداد الفتاویٰ 357/1، باب صلوۃ الوتر)

2. وہ مجربات جن کے بارے میں موضوع روایات بھی موجود ہوں، ان پر کن ضوابط وشرائط سے عمل کی گنجائش ہے؟

الف-

اگر ان موضوع/ شدید ضعیف روایات میں حضور ﷺ کی طرف صریح نسبت ہو تو کیا انکو از قبیل مجربات استعمال کر سکتے ہیں یا نہیں؟ اور اگر اجازت ہے تو کن ضوابط وشرائط کیساتھ؟ جیسے حرز ابودجانہ ، اذان سے غم دور ہونے والی روایت
(کنز العمال 5000 - قال الديلمي: "أنبأنا الشيخ الحافظ أبو جعفر محمد بن الحسن بن محمد وقال: قد جربته فوجدته كذلك، أنبأنا السلمي محمد بن الحسين وقال: قد جربته فوجدته كذلك، أنبأنا عبد الله بن موسى السلامي البغدادي وقال: قد جربته فوجدته كذلك، أنبأنا الفضل بن العباس الكوفي وقال: قد جربته فوجدته كذلك، ثنا الحسين بن هارون الضبي وقال: قد جربته فوجدته كذلك، حدثنا عمر بن حفص بن غياث وقال: قد جربته فوجدته كذلك، ثنا أبي وقال: قد جربته فوجدته كذلك، ثنا جعفر بن محمد وقال: قد جربته فوجدته كذلك، حدثنا علي بن الحسين وقال: قد جربته فوجدته كذلك، ثنا أبي وقال: قد جربته فوجدته كذلك حدثنا علي بن أبي طالب وقال: قد جربته فوجدته كذلك، قال رآني النبي صلى الله عليه وسلم فقال: "يا ابن أبي طالب أراك حزينا، فمر بعض أهلك يؤذن في أذنك فإنه دواء للهم")وغیرہ

ب-

اگر ان موضوع/ شدید ضعیف روایات میں حضور ﷺ کی طرف صریح نسبت نہ ہو تو کیا انکو از قبیل مجربات استعمال کر سکتے ہیں یا نہیں؟ اور اگر اجازت ہے تو کن ضوابط وشرائط کیساتھ؟

ذیشان
استفتاء نمبر ۴۷۶۶

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الجواب حامدًا ومصليًا

۱۔ نفل نماز میں مجربات کا استعمال اگر صرف دنیوی اغراض کے لئے ہو تو یہ عبادت کی منشاء اور اس کی وضع کے خلاف ہو گا اور اجر وثواب سے بھی محرومی ہو گی، اگر مقصد برکت کا حصول ہو اور اس کے ذریعے کسی دنیوی غرض کی تکمیل ہو تو یہ جائز ہے اور ثواب بھی ملے گا۔

امداد الفتاوی میں ہے:

سوال(۳۷۸): (۱)نماز وتر میں سورہ قدر وکافرون واخلاص واسطے مرض بواسیر کے مجرب بتلاتے ہیں اگر اس کو التزام کے ساتھ پڑھا جاوے تو کوئی قباحت تو نہیں ؟ (۲)دانتوں کی پائیداری کے واسطے وتروں میں سورۂ نصر ولھب واخلاص کا پڑھنا مجرب بتلاتے ہیں؟

الجواب: (عن کلا السوالین) اس میں منشاء سوال یہ ہے کہ طاعت مقصودہ کو ذریعہ بنایا گیا غرض دنیوی کا۔ سو اسمیں تفصیل یہ ہے کہ یہ ذریعہ بنانا دو قسم ہے ایک بلاواسطہ جیسے عاملوں کا طریقہ ہے کہ ادعیہ وکلمات سے خاص اغراض ومقاصد دنیویہ ہی ہوتے ہیں اور دوسری قسم بواسطہ برکت دینیہ کے کہ طاعات سے اولا برکت دینیہ مقصود ہوتی ہے پھر اس برکت دینیہ کو موثر اغراض دنیویہ میں سمجھا جاتا ہے، احادیث میں جو قربات اور طاعات خاصہ کی بعض خاصیتیں از قبیل اغراض دنیویہ وارد ہیں وہ اس دوسری قسم سے ہیں جیسے سورۂ واقعہ کی خاصیت آئی ہے کہ لم تصبہ فاقۃ اور یہ دنیوی خاصیتیں جس طرح وحی سے معلوم ہوتی ہیں کبھی الہام سے بھی معلوم ہوتی ہیں پس عمل مذکورہ فی السوال بطریق اول نماز کی وضع کے خلاف ہے اور بطریق ثانی کچھ حرج نہیں۔

(کتاب الصلوۃ، باب صلوۃ الوتر، ۲۹۹/۱، مکتبہ دارالعلوم، کراچی)

۲۔الف۔ واضح رہے کہ ضعیف حدیث پر عمل کرنے کے لئے چند شرائط ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

۱۔ ضعیف حدیث کا تعلق عقائد کے ساتھ نہ ہو، کیونکہ عقیدہ ضعیف حدیث سے ثابت نہیں ہوتا۔

۲۔ ضعیف حدیث کا تعلق فضائل کے ساتھ ہو اور اس کا ضعف شدید نہ ہو۔

۳۔ اس ضعیف حدیث سے ثابت ہونے والا عمل کسی اصل عام کے تحت داخل ہو، کوئی نیا حکم (حتی کہ استحباب بھی) اس سے ثابت نہ ہو۔

۴۔ اس عمل کے بارے میں سنت ہونے کا اعتقاد نہ رکھا جائے۔

دار الافتاء جامعہ دارالعلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

لما في الدر المختار :

شرط العمل بالحديث الضعيف عدم شدة ضعفه، وأن يدخل تحت أصل عام، وأن لا يعتقد سنية ذلك الحديث. وأما الموضوع فلا يجوز العمل به بحال ولا روايته، إلا إذا قرن ببيانه

(الدر المختار مع حاشية ابن عابدين رحمه الله، كتاب الطهارة، سنن الوضوء، 128/1 الناشر: دار الفكر-بيروت)

ذیشان
استفتاء نمبر ۴۲۲۶

ولما في النكت على مقدمة ابن الصلاح – الزركشي :

أجمع أهل الحديث وغيرهم على العمل في الفضائل ونحوها مما ليس فيه حكم ولا شيء من العقائد وصفات الله تعالى بالحديث الضعيف في فضائل الأعمال--- حيث قلنا بالجواز في الفضائل شرط الشيخ أبو الفتح القشيري في شرح الإلمام أن يكون له اصل شاهد لذلك كاندراجه في عموم أو قاعدة كلية فأما في غير ذلك فلا يحتج به وقال في شرح العمدة " حيث قلنا يعمل بالضعيف لدخوله تحت العمومات--- وهذا الاحتمال الذي قلناه من جواز إدراجه تحت العمومات نريد به في الفعل لا في الحكم باستحباب ذلك الشيء المخصوص بهيئته الخاصة---

(النكت على مقدمة ابن الصلاح لبدر الدين أبي عبد الله محمد بن جمال الدين عبد الله بن بهادر، النوع الثاني والعشرون المقلوب، (310/2)، الناشر: أضواء السلف–الرياض، الطبعة الأولى، 1419هـ-1998م، تحقيق: د. زين العابدين بن محمد)

ولما في توجيه النظر إلى أصول الأثر :

اتفق العلماء على أنه لا يجوز ذكر الموضوع إلا مع بيان في أي نوع كان--- أما ابن مهدي فإنه نقل عنه أنه قال إذا روينا عن رسول الله ص - في الحلال والحرام والأحكام شددنا في الأسانيد وانتقدنا في الرجال وإذا روينا في الفضائل والثواب والعقاب تساهلنا في الأسانيد وتسامحنا في الرجال--- وقد ذكر الحافظ ابن حجر أن للأخذ بالحديث الضعيف في الفضائل ونحوها عند من سوغ ذلك ثلاثة شروط :

أحدها: أن يكون الضعيف غير شديد الضعف فيخرج من انفرد من الكذابين والمتهمين بالكذب ومن فحش غلطه وقد نقل بعضهم الاتفاق على ذلك۔

الثاني أن يندرج تحت أصل معمول به۔

الثالث أن لا يعتقد عند العمل به ثبوته بل يعتقد الاحتياط---

(توجيه النظر إلى أصول الأثر لطاهر الجزائري الدمشقي، صلة تتعلق بالضعيف، (2/653)، الناشر: مكتبة المطبوعات الإسلامية–حلب، الطبعة الأولى، 1416هـ-1995م، تحقيق: عبد الفتاح أبو غدة)

ولما في مصطلح الحديث في سؤال و جواب:

س86 : ما شروط العمل بالحديث الضعيف عند من يعمل به؟

ج86 : لذلك شروط وضعوها :

1- أن يكون الحديث في القصص أو المواعظ أو فضائل الأعمال.

2- أن يكون الضعف غير شديد.

3- أن يندرج تحت أصل معمول به.

دار الإفتاء
جامعة العلوم الإسلامية
علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی
پاکستان

ذیشان
استفتاء نمبر ۴۷۶۶

4- أن لا يعتقد عند العمل به ثبوته، بل يعتقد الاحتياط .

(مصطلح الحديث في سؤال وجواب للشيخ مصطفى العدوي، ص26)

لما في شرح نخبة الفكر:

أهل العلم اختلف موقفهم من العمل بالحديث الضعيف، فبعضهم تساهل في العمل بالحديث الضعيف في فضائل الأعمال، لكن إذا كان الحديث الضعيف في الأحكام والعقائد شددوا، لا يتساهلون فيه إلا إذا كان في فضائل الأعمال، لكن لهم شروط في هذا، فيشترطون ألا يكون ضعفه شديداً، يعني إذا كان فيه متهم بالكذب ونحو ذلك هذا لا يبالون به، ولا يعملون به، ولا يحدثون به، حتى في فضائل الأعمال۔ بشرط آخر وهو ألا يقرر أصلاً جديداً، يعني لا يأتي بحكم جديد، ولكن يدخل تحت حكم سابق مثل... يضيفون شرطاً آخر: وهو أن لا يعتقد عند العمل به ثبوته

(الكتاب: شرح نخبة الفكر، الشارح: د. سعد بن عبد الله الحميد، (284/1)، المكتبة الفاروقية)

ب۔ مجربات کو صرف مجربات ہی سمجھ کر عمل کرے تو یہ جائز ہے، بشرطیکہ وہ مجرب عمل شرعاً جائز ہو۔

فقط واللہ اعلم

کتبہ
ذیشان نرہم
متخصص فقہ اسلامی
جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی
۲۹ جمادی الثانیہ ۱۴۴۰ھ
7 مارچ 2019ء

الجواب صحیح

الجواب صحیح
ابوبکر سعید الرحمن

الجواب صحیح
کمران امان الحق
٦/٧/١٤٤٠ھ